بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "مومن کی مثال ایک گھوڑے کی ہے جو اپنے کھونٹے سے بندھا ہو" حدیث کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِی اٰخِیَّتِہٖ، یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِہٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْھُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ" ترجمہ "مومن اور ایمان کی مثال ایک گھوڑے کی ہے جو اپنے کھونٹے سے بندھا ہو، وہ گھومتا پھرتا ہے اور پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹ آتا ہے، (اسی طرح) مومن سے بھی خطا ہو جاتی ہے لیکن وہ بالآخر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے"

اس حدیث کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ ایمان ایک ایسی قوّت ہے جو صاحب ایمان کو اپنے حصار میں باندھ لیتی ہے۔ ع مومن فقط اللہ کے احکام کا پابند، اگر اس کا نفس کسی وقت اُسے کسی درجے میں بہکانے میں کامیاب ہو بھی جائے تب بھی وہ بدی کی راہ پر بگٹٹ دوڑنے نہیں لگتا بلکہ قوّتِ ایمانی اُس کے پاؤں کی بیڑی بن جاتی ہے اور وہ فوراً رجوع کرتا ہے۔

یہ مثال اگرچہ اصلاً ایک فرد کے ایمان کے بیان میں لائی گئی ہے لیکن اگر ذرا غور کیا جائے تو مسلمانوں کے اجتماعی نظام پر بھی بڑی خوبصورتی سے صادق آتی ہے۔ جس طرح ایک مومن اپنی زندگی میں اللہ کے احکام کا پابند ہے اسی طرح مسلمانوں کا اجتماعی نظام بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی عائد کردہ حدود کے دائرے میں محدود رہنے کا پابند ہے۔ چنانچہ کسی بھی اسلامی ریاست کے دستور کا اصل الاصول یہ ہوگا کہ کوئی ایسی قانون سازی نہیں کی جا سکتی جو اللہ اور اس کے رسول کے کسی حکم کے منافی ہو۔ چنانچہ مادر پدر آزاد جمہوریت اسلام کے مزاج سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔ کسی معاشرے کے خواہ ۱۰۰ فی صد افراد بھی اللہ کی کسی حرام کردہ شئے کو حلال قرار دینا چاہیں، اسلامی حکومت میں یہ ممکن نہ ہوگا۔ لیکن اس سے یہ سمجھنا بھی درست نہ ہوگا کہ اسلامی ریاست میں مقننہ کا کردار انتہائی محدود ہو جائے گا۔ بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا اصول کو نافذ العمل تسلیم کرنے کے بعد بھی مقننہ کے لیے قانون سازی کا ایک وسیع میدان کھلا رہتا ہے۔ اس لیے کہ اسلام نے اجتماعی نظام کے ضمن میں رہنما اصول تو یقیناً دیے ہیں اور یہ کہنا درست ہوگا کہ ہر سمت میں حد بندی کر دی ہے لیکن ان حدود کے اندر اندر قانون سازی کی بڑی گنجائش موجود ہے۔ اور مسلمانوں کے لیے آزادی ہے

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

رفقاء و احباب نوٹ فرمالیں کہ

اِس سال جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن لاہور میں

ماہ رمضان المبارک کے دوران

دورۂ ترجمۂ قرآن حکیم

کے رُوح پرور پروگرام میں

امیر تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

نماز تراویح کے ساتھ ترجمۂ قرآن بیان فرمائینگے

اِن شاء اللہ

لذّتِ ایں بادہ نہ دانی، بخدا تا نہ چشی!

نوٹ: جو حضرات اِس پروگرام سے بھرپور استفادے کی غرض سے پُورا ماہ قرآن اکیڈمی میں قیام کرنا چاہیں وہ اپنے نام اور مختصر کوائف ابھی سے قرآن اکیڈمی کے ناظم عمومی کے پاس درج کروا کر اپنے قیام کے لیے جگہ محفوظ کروالیں، اس لیے کہ قرآن اکیڈمی میں رہائش کے لیے گنجائش محدود ہے اور اس کے استحقاق کا فیصلہ "پہلے آیئے پہلے پایئے" ہی کی بنیاد پر ہوگا۔ جو حضرات دورانِ قیام اپنے طعام کے اخراجات ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں انہیں پہلے سے اس کی اطلاع دے کر خصوصی اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔

المعلن: قمر سعید قریشی، ناظمِ اعلیٰ، مرکزی انجمن خدام القرآن۔ لاہور